پہلی دعا

خدا وند عالم کی حمد و ثنا

۱۔ سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو ایسا اول ہے، جس کے پہلے کوئی اول نہ تھا اور ایسا آخر ہے جس کے بعد کوئی آخر نہ ہوگا۔ وہ خدا جس کے دیکھنے سے دیکھنے والوں کی آنکھیں عاجز اور جس کی توصیف و ثنا سے وصف بیان کرنے والوں کی عقلیں قاصر ہیں۔ اس نے کائنات کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور اپنے منشائے ازلی سے جیسا چاہا انہیں ایجاد کیا۔ پھر انہیں اپنے ارادہ کے راستہ پر چلایا اور اپنی محبت کی راہ پر ابھارا۔ جن حدود کی طرف انہیں آگے بڑھایا ہے، ان سے پیچھے رہنا اور جن سے پیچھے رکھا ہے ان سے آگے بڑھنا ان کے قبضہ و اختیار سے باہر ہے۔ اسی نے ہر (ذی) روح کے لئے اپنے (پیدا کردہ) رزق میں سے معین و معلوم روزی مقرر کر دی ہے۔ جسے زیادہ دیا ہے، اسے کوئی گھٹانے والا گھٹا نہیں سکتا اور جسے کم دیا ہے، اسے بڑھانے والا بڑھا نہیں سکتا۔ پھر یہ کہ اسی نے اس کی زندگی کا ایک وقت مقرر کر دیا اور ایک معینہ مدّت اس کے لئے ٹھرا دی۔ جس مدت کی طرف وہ اپنی زندگی کے دنوں سے بڑھتا اور اپنے زمانۂ زیست کے سالوں سے اس کے نزدیک ہوتا ہے، یہاں تک کہ جب زندگی کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے اور اپنی عمر کا حساب پورا کر لیتا ہے تو اللہ اسے اپنے ثواب بے پایاں تک جس کی طرف اسے بلایا تھا یا خوفناک عذاب کی جانب جسے بیان کر دیا تھا، قبض روح کے بعد پہنچا دیتا ہے تاکہ اپنے عدل کی بنا پر بروں کو ان کی بد اعمالیوں کی سزا اور نیکوکاروں کو اچھا بدلہ دے۔ اس کے نام پاکیزہ اور اس کی نعمتوں کا سلسلہ لگاتار ہے۔ وہ جو کرتا ہے اس کی پوچھ گچھ اس سے نہیں ہوسکتی اور لوگوں سے بہرحال باز پرس ہوگی۔

۲۔ تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے کہ اگر وہ اپنے بندوں کو حمد و شکر کی معرفت سے محروم رکھتا، ان پیہم عطیوں پر جو اس نے دیئے ہیں اور ان پے در پے نعمتوں پر جو اس نے فراوانی سے بخشی ہیں تو وہ اس کی نعمتوں میں تصرف تو کرتے، مگر اس کی حمد نہ کرتے اور اس کے رزق میں فارغ البالی سے بسر تو کرتے، مگر اُس کا شکر بجا نہ لاتے اور ایسے ہوتے تو انسانیت کی حدوں سے نکل کر چوپائیوں کی حد میں آجاتے اور اس توصیف کے مصداق ہوتے جو اس نے اپنی محکم کتاب میں کی ہے کہ ”وہ تو بس چوپائیوں کی مانند ہیں، بلکہ ان سے بھی زیادہ راہ راست سے بھٹکتے ہوئے“۔

۳۔ تمام تعریف اللہ کے لئے ہے کہ اس نے اپنی ذات کو ہمیں پہنچوایا اور حمد و شکر کا طریقہ سمجھایا اور اپنی پروردگاری پر علم و اطلاع کے دروازے ہمارے لئے کھول دیئے اور توحید میں تنزیہ و اخلاص کی طرف ہماری رہنمائی کی اور اپنے معاملہ میں شرک و کجروی سے ہمیں بچایا۔ ایسی حمد جس کے ذریعہ ہم اس کی مخلوقات میں سے حمد گزاروں میں زندگی بسر کریں اور اس کی خوشنودی و بخشش کی طرف بڑھنے والوں سے سبقت لے جائیں۔ ایسی حمد جس کی بدولت ہمارے لئے برزخ کی تاریکیاں چھٹ جائیں اور جو ہمارے لئے قیامت کی راہوں کو آسان کر دے اور حشر کے مجمع عام میں ہماری قدر و منزلت کو بلند کر دے، جس دن ہر ایک کے کیئے کا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوگا۔ جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔ ایسی حمد جو ایک لکھی ہوئی کتاب میں ہے جس کی مقرب فرشتے نگہداشت کرتے ہیں، ہماری طرف سے بہشت بریں کے بلند ترین درجات تک بلند ہو۔ ایسی حمد جس سے ہماری آنکھوں میں ٹھنڈک آئے جبکہ تمام آنکھیں حیرت و دہشت سے پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی اور ہمارے چہرے روشن و درخشاں ہوں، جبکہ تمام چہرے سیاہ ہوں گے۔ ایسی حمد جس کے ذریعہ ہم اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی اذیت دہ آگ سے آزادی پا کر اس کے جوارِ رحمت میں آجائیں۔ ایسی حمد جس کے ذریعہ ہم اس کے مقرب فرشتوں کے ساتھ شانہ بشانہ بڑھتے ہوئے

urduduas.org

ٹکرائیں اور اس منزلِ جاوید و مقام عزت و رفعت میں جسے تغیر و زوال نہیں، اس کے فرستادہ پیغمبروں کے ساتھ یکجا ہوں۔

۴۔ تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے خلقت و آفرنیش کی تمام خوبیاں ہمارے لئے منتخب کیں اور پاک و پاکیزہ رزق کا سلسلہ ہمارے لئے جاری کیا اور ہمیں غلبہ و تسلط دے کر تمام مخلوقات پر برتری عطا کی۔ چنانچہ تمام کائنات اس کی قدرت سے ہمارے زیر فرمان اور اس کی قوت و سربلندی کی بدولت ہماری اطاعت پر آمادہ ہے۔

۵۔ تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے اپنے سوا طلب و حاجت کا ہر دروازہ ہمارے لئے بند کر دیا تو ہم (اس حاجت و احتیاج کے ہوتے ہوئے) کیسے اس کی حمد سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں اور کب اس کا شکر ادا کر سکتے ہیں۔ نہیں! کسی وقت بھی اس کا شکر ادا نہیں ہو سکتا۔

۶۔ تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے، جس نے ہمارے (جسموں میں) پھیلنے والے اعصاب اور سمٹنے والے عضلات ترتیب دیئے اور زندگی کی آسائشوں سے بہرہ مند کیا اور کار و کسب کے اعضاء ہمارے اندر ودیعت فرمائے اور پاک و پاکیزہ روزی سے ہماری پرورش کی اور اپنے فضل و کرم کے ذریعہ ہمیں بے نیاز کر دیا اور اپنے لطف و احسان سے ہمیں (نعمتوں کا) سرمایہ بخشا۔ پھر اس نے اپنے احکام اوامر کی پیروی کا حکم دیا تا کہ فرمانبرداری میں ہم کو آزمائے اور نواہی کے ارتکاب سے منع کیا تا کہ ہمارے شکر کو جانچے، مگر ہم نے اس کے حکم کی راہ سے انحراف کیا اور نواہی کے مرکب پر سوار ہو لئے۔ پھر بھی اس نے عذاب میں جلدی نہیں کی اور سزا دینے میں تعجیل سے کام نہیں لیا بلکہ اپنے کرم و رحمت سے ہمارے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا اور حلم و رافت سے ہمارے باز آ جانے کا منتظر رہا۔

۷۔ تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں توبہ کی راہ بتائی کہ جسے ہم نے صرف اس کے فضل و کرم کی بدولت حاصل کیا ہے۔ تو اگر ہم اس کی بخششوں میں سے اس توبہ کے سوا اور کوئی نعمت شمار میں نہ لائیں تو یہی توبہ ہمارے حق میں اس کا عمدہ انعام، بڑا احسان اور عظیم فضل ہے۔ اس لئے کہ ہم سے پہلے لوگوں کے لئے توبہ کے بارے میں اس کا یہ رویہ نہ تھا۔ اس نے تو جس چیز کے برداشت کرنے کی ہم میں طاقت نہیں ہے، وہ ہم سے ہٹالی اور ہماری طاقت سے بڑھ کر ہم پر ذمہ داری عائد نہیں کی اور صرف سہل و آسان چیزوں کی ہمیں تکلیف دی ہے اور ہم میں سے کسی ایک کے لئے حیل و حجت کی گنجائش نہیں رہنے دی۔ لہٰذا وہی تباہ ہونے والا ہے، جو اس کی منشاء کے خلاف اپنی تباہی کا سامان کرے اور وہی خوش نصیب ہے، جو اس کی طرف توجہ و رغبت کرے۔

۸۔ اللہ کے لئے حمد و ستائش ہے، ہر وہ حمد جو اس کے مقرب فرشتے، بزرگ ترین مخلوقات اور پسندیدہ حمد کرنے والے بجا لاتے ہیں۔ ایسی ستائش جو دوسری ستائشوں سے بڑھی چڑھی ہوئی ہو، جس طرح ہمارا پروردگار تمام مخلوقات سے بڑھا ہوا ہے۔

۹۔ پھر اسی کے لئے حمد و ثنا ہے۔ اس کی ہر ہر نعمت کے بدلے میں جو اس نے ہمیں اور تمام گزشتہ و باقی ماندہ بندوں کو بخشی ہے، ان تمام چیزوں کے شمار کے برابر جن پر اس کا علم حاوی ہے اور ہر نعمت کے مقابلہ میں دوگنی چوگنی جو قیامت کے دن تک دائمی و ابدی ہو۔ ایسی حمد جس کا کوئی آخری کنارا اور جس کی گنتی کا کوئی شمار نہ ہو۔ جس کی حد نہایت دسترس سے باہر اور جس کی مدّت غیر مختتم ہو۔ ایسی حمد جو اس کی اطاعت و بخشش کا وسیلہ، اس کی رضا مندی کا سبب، اس کی مغفرت کا ذریعہ، جنت کا راستہ، اس کے عذاب سے پناہ، اس کے غضب سے امان، اس کی اطاعت میں معین، اس کی معصیت سے مانع اور اس کے حقوق و واجبات کی ادائیگی میں مددگار ہو۔ ایسی حمد جس کے ذریعہ ہم اس کے خوش نصیب دوستوں میں شامل ہو کر خوش نصیب قرار پائیں اور ان شہیدوں کے زمرہ میں شمار ہوں جو اس کے دشمنوں کی تلواروں سے شہید ہوئے۔ بیشک وہی مالک و مختار اور قابل ستائش ہے۔